130411-اگر بیوی سے کھانا اچھا نہ پکے تو مسلمان کو چیخنا اور بیوی کو ڈانٹنا نہیں چاہیے

سوال

اگر خاوند کو کھانا پسند نہ آئے تو کیا خاوند کے لیے بیوی کو ڈانٹنا صحیح ہے ؟

اور اس طرح کی حالت میں خاوند کو کیا کرنا چاہیے ؟

پسندیدہ جواب

ازدواجی زندگی محبت و پیار اور اتفاق پر قائم ہونی چاہیے، چنانچہ خاوند اپنی بیوی کے حقوق کی ادائیگی کرے اور بیوی کو چاہیے کہ وہ اپنے خاوند کے حقوق ادا کرے، اور پھر اگر کسی ایک سے کوئی غلطی اور کوتاہی ہو جائے تو دوسرے کو معافی و درگزر سے کام لینا چاہیے، اس طرح وہ ایک اچھی اور بہتر زندگی گزار سکتے ہیں، اور آپس میں سعادت و خوشی کے ایام بسر کریں گے اور ان کی اولاد بھی سعادت حاصل کرے گی.

صحیح مسلم میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے حدیث مروی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

" مومن شخص کسی مومنہ عورت سے ناراض نہیں ہوتا اگر اس کی کوئی بات ناپسند کرے تو اس کے کسی دوسرے اخلاق سے راضی ہو جائیگا "

صحیح مسلم حدیث نمبر (1469).

شیخ سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خاوند اور بیوی کے حسن معاشرت کے لیے یہ راہنمائی نیکی و حسن سلوک کے ساتھ رہنے کے لیے سب سے اعلی اور اچھا سبب ہے، چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیوی کے ساتھ برا سلوک اختیار کرنے سے منع فرمایا ہے، کسی چیز سے روکنے کا معنی یہ ہے کہ اس کے ضد امر کیا جائے.

اسے حکم دیا گیا ہے کہ وہ ان کا خیال کرے جو بیوی میں اخلاق جمیلہ پائے جاتے ہیں، اور جو امور اس کے مناسب ہیں اس کی طرف دھیان دے، اور ان اشیاء کو اس کے مقابلہ میں رکھے جو بیوی کے اخلاق میں بری چیز پائی جاتی ہے.

جب خاوند غور و فکر کرے کہ اس کی بیوی میں کیا کیا اخلاق جمیلہ پائے جاتے ہیں اور جن محاسن کو وہ پسند کرتا ہے اس میں کتنے ہیں، اور اسے ڈانٹنے اور سوء معاشرت کے اسباب کی جانب نظر دوڑائے تو اسے ایک یا دو چیزیں ہی نظر آئیں گی، لیکن اس کے مقابلہ میں جو وہ پسند کرتا ہے وہ بیوی میں زیادہ ہونگی، اس لیے اگر وہ منصف ہے تو وہ اس کی اس غلطی سے صرف نظر کریگا کیونکہ یہ غلطی اس کی اچھائیوں میں چھپ جاتی ہے.

اس طرح ان میں حسن معاشرت قائم رہے گی اور وہ واجب اور مستحب حقوق کی ادائیگی کریگا، اور ہو سکتا ہے جسے وہ ناپسند کرتا ہے بیوی اسے تبدیل کرنے یا صحیح کرنے کی کوشش کریگی " انتہی

دیکھیں : بھجۃ قلوب الابرار (175).

کھانے کی وجہ سے چیخنا اور اس کے سبب سے مشکلات پیدا کرنا اور غصہ ہونا حسن معاشرت میں شامل نہیں ہوتا اور پھر اس کے علاوہ وہ اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کی بھی مخالفت کر رہا ہے، اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نیک و صالح نشانی سے بھی دور بھاگ رہا ہے جسے ایک مومن کو اپنا زیور اور شیوہ بنانا چاہیے.

امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کیا ہے کہ :

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے میں کبھی بھی عیب نہیں نکالا، اگر چاہتے تو تناول فرما لیتے، اور اگر نہ چاہتے تو نہ کھاتے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (3563) صحیح مسلم حدیث نمبر (2064).

امام نووی رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" یہ کھانے کے تاکیدی آداب میں شامل ہوتا ہے، اور کھانے میں عیب نکالنا مثلا نمک زیادہ ہے، نمک کم ہے، کڑوا ہے، پتلا ہے، سخت ہے، صحیح پکا نہیں کچا ہے وغیرہ کہنا صحیح نہیں ہے " انتہی

اور ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" بعض علماء کہتے ہیں کہ اگر عیب خلقت " یعنی اس کی پیدائش) کے متعلق ہو تو مکروہ ہے، لیکن اگر بنانے کے اعتبار سے ہو تو اس عیب نکالنے میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اللہ تعالی کی بناوٹ میں تو کوئی عیب نہیں نکالا جا سکتا، لیکن آدمی نے جو کچھ تیار کیا اور بنایا ہے اس میں عیب نکالا جا سکتا ہے.

میں کہتا ہوں : ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یہ عام ہے، کیونکہ عیب نکالنے میں کھانا تیار کرنے والے کا دل ٹوٹ جاتا ہے " انتہی

اس لیے اگر کسی کی بیوی کھانا تیار کرے اور اسے پسند نہ آئے یا پھر وہ کھانا نہ چاہے تو اسے اخلاق نبوی اختیار کرتے ہوئے عیب نہیں نکالنا چاہیے، اگر دل کرے تو کھانا کھا لے اور اگر نہ چاہے تو نہ کھائے، لیکن بیوی اور گھر والوں کو تنگ مت کرے اور نہ ہی چیخے اور چلائے اور کسی کو مت ڈانٹے.

اگر کھانا عیب دار ہو تو پھر بیوی کو نصیحت کرتے وقت نرم رویہ میں سمجھائے اور اسے بتائے کہ کھانا ابھی اچھی طرح پکا نہیں تھا، یا پھر اس میں نمک کچھ کم ہے، یا پھر کہے کہ کھانا تو بہت اچھا پکایا ہے لیکن اگر اس میں تھوڑا نمک اور ڈال لیتی تو بہت اچھا تھا.

یا پھر یہ کہے کہ میں اس طرح کا کھانا پسند نہیں کرتا کاش اگر تم ایسا کھانا یا اس طرح کا کھانا تیار کرتی، اور اس میں اسے اچھا اور بہتر اسلوب اختیار کرنا چاہیے، اور طبیعت کو بھی ٹھنڈا رکھے.

واللہ اعلم.